نقطہء نظر

منیر سامی

عمران خان، ہچر مچر، اگر مگر، سیاسی بصیرت

گزشتہ دنوں امریکہ اور کینیڈا میں عمران خان کی آمد، ان کے استقبال، اور پھر ان کی امریکہ کے قوانین کے اداروں کے ہاتھوں تفتیش اور جہاز سے اتارے جانے کا غلغلہ بھی رہا۔ انہوں نے یہاں پریس کانفرنسیں بھی کیں، چندے بھی جمع کیئے، اور خود ان کی جماعت میں اختلافات اور خصوصاً کینیڈا میں ان کی جماعت کے اتحاد میں دراڑیں پڑنے کی خبریں پاکستان اور کینیڈا کے اخباروں میں شایع بھی ہوتی رہیں، جس میں خود ان کی ایک معتمد فوزیہ قصوری کی وضاحتیں بھی شامل ہیں۔

آج اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سب سے پہلے تو ہم عمران خان کی تحریکِ انصاف کے منشور کے اصولوں اور اس پر عمل کے بارے میں روشنی ڈالتے ہوئے یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کیا ان کی جماعت کے حمایتی قول اور فعل کے تضاد پر تو عمل نہیں کر رہے۔ عمران خان جمہوریت کو اپنی جماعت کا بنیادی ستون قرار دیتے ہیں، اور ان کا یہ وعدہ ہے کہ وہ پاکستان میں مضبوط اور حقیقی جمہوریت کے ذریعہ مثبت اور پائدار تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ چونکہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے قول اور فعل میں تضاد نہیں تو ہمیں یہ دیکھنا پڑا گا کہ ان کے اپنے حمایتی کچھ ایسی کاروایاں تو نہیں کر رہے جو ان کے اس دعویٰ کی نفی کرتی ہوں۔ عمران خان اور ان کے جمہوریت پسند ساتھی خوب اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ سیاسی تنقید اور سیاست میں نکتہ چینی کو برداشت کرنا جمہوریت کا اہم ترین ستون ہے جسے آزادیء تقریر، تحریر اور اظہار بھی کہتے ہیں۔

گزشتہ ہفتہ کینیڈا میں جنوبی ایشیایؤں اور پاکستانیوں کے ایک دن دونی ترقی کرتے ہوئے انٹرنیٹ ٹی وی چینل ''راول ٹی وی'' Rawal TV کے ایک بہت زیادہ دیکھے جانے والے پروگرام 'بلاتکلف' پر عمران خان پر ایک پروگرام نشر ہوا۔ ''بلاتکلف' پروگرام کے میزبان معروف صحافی طاہر گورا صاحب ہیں، اور ان کی رائے کو تارکین وطن پاکستانیوں میں بغور سنا جاتا ہے، اور ان کے معروضی طرزِ میزبانی کی دانشمند حلقوں میں تعریف کی جاتی ہے۔ عمران خان پر ہونے والے پروگرام کے ایک شریک خود راول ٹی وی کے روح رواں جناب معین صدیقی تھے، اور راقم الحروف بھی اس مذاکرہ میں شامل تھا۔

یہاں اس بات کا اقرار کرنا ضروری ہے کہ معین صدیقی صاحب کے زیرِ انتظام راول ٹی وی نہایت محنت اور کاوش سے قبولیتِ عام کے راستہ پر تیزی سے گامزن ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ معین صدیقی صاحب نے اس ادارے کے لیئے عموماً دانشمند، تعلیم یافتہ، اور مہذب میزبان چنے ہیں، جو مختلف موضوعات پر مختلف عنوانات کے تحت اپنے پروگرام ترتیب دیتے ہیں۔ یہ ذکر بھی اہم ہے کہ معین صدیقی صاحب اور ان کے صاحبزادے عرفان صدیقی جو اس ادارے سے منسلک ہیں کبھی بھی اپنے میزبانوں پر اثر انداز نہیں ہوتے اور نہ ان کے پروگراموں پر کسی بھی قسم کی قدغن یا Censorship لاگو کرتے ہیں۔

راول ٹی وی کے پروگرام ترتیب دیئے جانے کے بعد YouTube پر چڑھا دیئے جاتے ہیں تا کہ ان کو پاکستان اور دیگر ملکوں میں بھی دیکھا جاسکے۔ چونکہ پاکستان میں توہینِ مذاہب کے مسائل کے تحت یو ٹیوب پر پابندی ہے، تو راول ٹی وی نے اپنے پروگرام دوسرے ایسے چینلوں پر بھی چڑھانے شروع کیئے ہیں جو پاکستان میں پابندیوں کا حصہ نہیں ہیں۔

بلاتکلف کا عمران خان والا پروگرام Metacafe اور سیاست پی کے پر بھی چڑھایا گیا۔ اس پروگرام میں ایک نہایت مہذب مذاکرے میں عمران خان اور تحریکِ انصاف پر مثبت تنقید بھی کی گئی اور عمران خان کے فلاحی پروگرام اور ان کے فلاحی کردار کی تعریف کی گئی۔ حیرانی کی بات ہے کہ جن چینلوں پر یہ پروگرام پاکستان میں دیکھے جاسکتے تھے، انہیں وہاں سے چوبیس گھنٹے کے اندر پراسرار طور پر اتار دیا گیا۔ اس امر کے باوجود کہ یہ پروگرام ان چینلوں پر بڑی تعداد میں دیکھے جارہے تھے اور پاکستانیوں کو عمران خان پر ایک معروضی تنقید دیکھنے اور سننے کا موقع بھی مل رہا تھا۔ اور اس بارے میں Siasat.Pk اور دوسرے چینلوں پر بحث بھی چھڑی ہوئی تھی جس میں پروگرام کے میزبان اور راقم الحروف پر سخت تنقید کی گئی تھی۔

اس ضمن میں یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ شاید عمران خان کے ان حمایتیوں کو جو سیاسی شعور سے بے بہرہ ہیں، یا تنقید برداشت نہیں کر سکتے، یہ پروگرام پسند نہ آیا ہو، اور انہوں نے غلط ہتھکنڈے استعمال کر کے اس پروگرام کو ان چینلوں سے ہٹوایا ہو جو پاکستانی دیکھ رہے تھے۔ اگر ایسا ہے تو یہ ایک نہایت مایوس کن اور بدقسمتی کی بات ہے، کیونکہ یہ جمہوریت کے ان اصولوں کی نفی کرتی ہے جس کا پرچار عمران خان کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہے اور اس قسم کے لوگ برسرِ اقتدار آ گئے تو شاید ہم اس آزادیء تقریر اور تحریر کو گنوا بیٹھیں جو عمران خان کو زرداری،

نوازشریف، اورالطاف حسین جیسے لوگوں پر بے باک اور سخت تنقید کی اجازت دیتی ہے، اوخود انہیں اپنی جماعت بنا کر اقتدار حاصل کرنے کا حق دیتی ہے۔

عمران خان اپنی جماعت میں جمہوریت اور انتخابی عمل اور قانون کی بالادستی کا بھی دعویٰ کرتے ہیں اور اس بات کا پرچار کرتے ہیں کہ وہ اپنی جماعت میں منتخب اور دیانت دار قیادت لائیں گے۔لیکن ان کی کینیڈا میں آمد کے وقت پاکستان کے اہم اخبار The News میں یہ خبریں شایع ہوئیں کہ کینیڈا میں یہاں کے قوانین کے تحت رجسٹرڈ شدہ تحریکِ انصاف کے کارکنوں کو اور عہدہ داروں کو عمران خان کے دورے کے پروگرام سے الگ رکھا جا رہا ہے اور کچھ غیر منتخب لوگوں کی سرپرستی کی جا رہی ہے۔اس بارے میں تحریکِ انصاف کی اہم رہنما محترمہ فوزیہ قصوری نے یہ وضاحت کی کہ کینیڈا کے دورے کے پروگرام عمران خان کی براہِ راست ہدایت پر ان لوگوں کو دیئے گئے جو یہاں کی رجسٹرڈ تحریکِ انصاف کے مخالفین میں شامل ہیں۔

اگر یہ درست ہے تو عمران خان کے اس دعویٰ کی بھی نفی ہوتی ہے کہ وہ قانون کی بالادستی چاہتے ہیں اور دیانت دار اور مخلص لوگوں کو آگے لانا چاہتے ہیں۔عمران خان کو یہ ضرور پتہ چلنا چاہیے کہ کینیڈا کی تحریکِ انصاف کی اندرونی توڑ پھوڑ کے نتیجہ میں کئی ایسے پڑھے لکھے نوجوان اس جماعت سے دل برداشتہ ہو گئے جو ان سے بے پناہ محبت کرنے والے اولین ہراول دستہ میں شامل تھے۔ایسے مخلص نوجوانوں کا تحریکِ انصاف سے دور ہو جانا اور ایسے لوگوں کا سامنے آنا جو سیاست کو ایوانِ اقتدار اور سیاسی فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں، خود عمران خان کی سیاسی بصیرت کے بارے میں سوال اٹھاتا ہے۔

عمران خان اپنے دورے کے دوران اور عموماً اپنے بیانات میں پاکستان کو مغرب اور خصوصاً امریکہ کی غلامی سے آزاد کرنے کو اپنا نصب العین قرار دیتے ہیں، اور اس ضمن میں جذباتی دعوے بھی کرتے ہیں۔ان کی جماعت کے منشور میں لکھا ہے کہ وہ ایک ایسی معیشت قائم کریں گے جو اپنے پیروں پر کھڑی ہو اور غیر ملکی امداد پر انحصار نہ کرے۔لیکن ان کی اپنی جماعت کے معاشی منصوبہ میں جو ان کی ویب سائٹ پر موجود ہے کسی طرح پتہ نہیں چلتا کہ وہ پاکستان کے سر پر مسلط تقریباً ساٹھ ارب ڈالر سے زیادہ ان غیر ملکی قرضوں سے کیسے چھٹکارا حاصل کریں گے جس کے بغیر آپ بیرونی طاقتوں سے آزادی حاصل نہیں کر سکتے۔

اسی طرح عمران خان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ پاکستان کو ایک فلاحی مملکت بنا دیں گے اور ایسا وہ ٹیکسوں میں اضافہ کر کے اور ٹیکس چوری سے نجات حاصل کر کے کریں گے۔لیکن ان کا معاشی منصوبہ اس حقیقت کی طرف دھیان نہیں دیتا کہ پاکستان کی ایک سو چھیتر ملین کی آبادی میں سے صرف سترہ ملین شہری رجسٹر شدہ ٹیکس دہندگان ہیں۔یعنی پاکستان کی کل آبادی کا صرف دس فی صد ٹیکس کی اساس میں شامل ہے۔ان کا منصوبہ یہ نہیں بتاتا کہ اس اساس کو کیسے بڑھایا جائے گا اور صرف دس فی صد آبادی پر ٹیکس بڑھا کر فلاحی معاشی نظام کیسے قائم ہوگا۔

عمران خان کو یاد ہوگا کہ اب سے پہلے بھی اسی قسم کے دعوے پیپلز پارٹی نے روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگا کر اور یہ کہہ کہ ہم گھاس کھائیں اور ایٹم بنائیں گے، عوام میں جذباتی حمایت حاصل کی تھی۔یوں لگتا ہے کہ عمران خان بھی عوام کو اسی جذباتیت کی طرف لے جا رہے ہیں کیوں کہ انہیں پتہ ہے کہ گھاس کھا کھا کر پاکستان کے عوام کی عقل بھی گھاس چرنے جا چکی ہے۔ایسی قوم کو کوئی بھی رہنما کسی بھی سیاسی بصیرت کے بغیر آرام سے بے وقوف بنا سکتا ہے۔اگر عمران خان میں سیاسی بصیرت ہے تو انہیں ٹھوس معاشی منصوبے پیش کرنا پڑیں گے، صرف امریکہ کے خلاف نعرہ بازی سے کام نہیں چلے گا اور نہ ہی اس طرح پاکستان میں ایسی کوئی انقلابی تبدیلی آئے گی جس کا دعویٰ عمران خان کرتے ہیں۔ہمیں خوابوں سے زیادہ خواب کی تعبیر چاہیئے۔